لوگ جدوجہد کر رہے ہوں وہ اعضا کے بعض افراد یا بعض فرقوں کی پیشانی پر ان کے مستقبل کے بارے میں مہریں لگانا شروع کر دیں۔ کہ ان سے کل یہ سلوک کیا جائیگا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ کل کی اسلامی حکومت کے ظہور پذیر ہونے پر کونسا فرقہ کیا پوزیشن اختیار کرے گا۔ اور حالات میں کیا کیا تبدیلیاں آچکی ہوں گی۔ پھر آخر پیشگی فتوے لگانے اور قانونی فیصلے کرنے سے بجز اس کے اور کچھ حاصل ہو بھی سکتا ہے کہ مختلف فرقوں میں فرقہ واریت کی حس کو اکسایا جائے۔ اور ایک دوسرے کے لئے دلوں کے دروازے بند کرائے جائیں۔ یہ خوب سمجھ لیجئے کہ ہمارا موقف داعی کا ہے جج اور کوتوال کا نہیں۔ ہم دلوں کے بند دروازوں کو کھولنے اور ان پر سے فرقہ وارانہ عصبیتوں کے تالے کھولنے اٹھے ہیں، نہ کہ انہیں اور مضبوط کرنے کے لئے!

اصولاً جو باتیں کہی جاسکتی ہیں وہ یہ ہیں:۔

(۱) اسلامی نظامِ حکومت میں مذہبی گروہوں کی نوعیتیں دو ہو سکتی ہیں ایک وہ گروہ جو چاہے فروعی اختلافات رکھتے ہوں (اور یہ ثابت ہے کہ خلافت راشدہ میں خوارج تک کے اختلافات کے لئے گنجائش دی گئی تھی) اپنی عبادات، تقاریب، شادی بیاہ کے تعلقات اور سیاسی معاشرتی حقوق میں مسلمانوں کی سوسائٹی سے علیحدگی نہ چاہیں۔ دوسرے وہ گروہ جو اپنے اختلافات کو اتنا اصولی سمجھیں کہ عبادات و تقاریب، مجلسی روابط اور سیاسی حقوق کے لحاظ سے علیحدگی کا مطالبہ کریں۔ ان دونوں قسم کے گروہوں کی الگ الگ حیثیتیں ہیں۔ اور اسلامی ریاست کی حدود میں دونوں کے لئے جگہ ہے۔ یہ ہر فرقے کی آزادی پر منحصر ہونا چاہیئے۔ وہ اپنے لئے کیا مقام چاہتا ہے۔

(۲) ایسے مظاہرات جن سے اسلامی ریاست کے بنیادی اصولوں کی تردید یا تحقیر ہوتی ہو، اسلام کی اخلاقی سطح سے گرے ہوئے ہوں۔ عامۃ المسلمین یا کسی دوسرے فرقے کی دلآزاری کرنے والے ہوں یا جن سے کسی طرح کی فتنہ انگیزی مطلوب ہو۔ ان کی روک تھام کے لئے ملک کی پارلیمنٹ (مجلس شوریٰ) کو بہر حال اسلام کے بنیادی قوانین کی روشنی میں کچھ قواعد و ضوابط بنانے ہوں گے۔ لیکن ان کے ماسوا اگر بر سر عام کسی طرح کے مذہبی یا سیاسی مظاہرات کئے جائیں تو ان سے نہ کسی مسلم کو روکا جاسکتا ہے نہ غیر مسلم کو۔

(۳) ہر وہ فرد جو اپنے آپ کو ریاست کے مسلمان شہریوں میں شامل کرے، رمضان کے کم از کم ظاہری

احترام کا اخلاقاً اور قانوناً دونوں طرح پابند ہوگا۔ وشیں اگر کچھ ہو سکتی ہے، تو صرف ان لوگوں کے لئے جو اپنے آپ کو غیر مسلم شہریوں کی حیثیت میں رکھنا چاہیں۔

خریداران ترجمان القرآن سے

التماس

۱:۔ چندہ کے منی آرڈر کوپن پر اپنا پورا پتہ صاف خوشخط لکھئے (خصوصاً ڈاکخانہ اور ضلع کا نام انگریزی کے بڑے حروف میں درج کیجئے) سابق نمبر خریداری بھی

۲:۔ تبدیلی پتہ کی فرمائش مہینہ کی ۱۵ تاریخ تک دفتر کو پہنچ جانی چاہیئے جس میں پہلا اور نیا تبدیل شدہ پتہ دونوں نمبر خریداری کے حوالہ کے ساتھ درج ہوں

۳:۔ اجرائے رسالے کے لئے پیشگی چندہ بھیجئے یا وی۔ پی کی اجازت دیجئے۔ قرض یا وعدہ پر رسالہ جاری نہیں کیا جاتا۔

اگر خدانخواستہ آپ ان گذارشات کو نظر انداز کریں گے تو دفتر کی مجبورانہ کوتاہیوں کی ذمہ داری آپ پر ہوگی

"مینجر"